No. 8292/IRI/81

22/ مارچ 1981ء

مخدومی المکرم ! السلام علیکم

گزشتہ ملاقات میں میں نے فراھی کے نام آپ کے ایک خط کا ذکر کیا تھا ۔ جو میرے پاس ھے ۔ آپ کے علاوہ اور بھی لوگوں کے اسی طرح کے غیر مطبوعہ خطوط ھیں جن میں سے کئی اب مشاھیر میں شمار ھوتے ھیں مثلاً محمد علی ، عبد الحق ، مناظر احسن ، سید سلیمان ندوی ، مسعود علی ، عبد الحی ناظم ندوہ وغیرہ ۔ میں ان خطوط کو مرتب کر رھا ھوں ۔ خیال ھے پہلے ان کو فکرونظر میں شائع کروں بعدہ اگر ضخامت اتنی ھوگئی تو کتابی صورت میں ۔

آپ کے خط کا ایک فقرہ ھے ، " میں ان دنوں مدینہ اور تراجم سے زیادہ قرآن مجید کے مشاغل میں مصروف ھوں "۔ دریافت طلب امر یہ ھے کہ " تراجم " سے اشارہ کس طرف ھے ۔ مدرسۃ میں آنے سے پہلے مدینہ کی ملازمت کے آخری زمانہ میں آپ کسی ترجمے میں لگے ھوئے تھے ۔ یہ ترجمہ کس چیز کا تھا ۔ دوسرا سوال یہ ھے کہ ان دنوں قران مجید کے کیا مشاغل تھےجن میں آپ مصروف تھے ۔

اس خط میں مدینہ کی ملازمت چھوڑنے، مدرسۃ الاصلاح آنے اور مولانا کے ساتھ رنگون اور کلکتہ جانے کا ذکر ھے ۔

ایک اور سوال مولانا فراھی کی نسبت سے یہ کرنا ھے کہ اس خط میں جگہہ جگہہ آپ نے مولانا کو " حضور " کے لفظ سے مخاطب کیا ھے ۔ آپ ھی نہیں دوسروں کے خطوط میں بھی یہ بات نظر آتی ھے ۔ یہ آپ کا اختیاری معاملہ ھے ۔ مجھے معلوم یہ کرنا ھے کہ مولانا اس طرز تخاطب کو پسند کرتے تھے یا ناپسند ۔ انھوں نے کبھی آپ کو ٹوکا یا منع کیا ؟

مولانا فراھی کی نسبت سے ایک اور سوال یہ ھے کہ کسی اور زبان میں قرآن کا ترجمہ کرنا ان کے نزدیک کیسا تھا ۔ اس کو وہ مفید اور ضروری سمجھتے تھے یا نہیں ۔ مجھے یہ معلوم ھےکہ کسی زمانے میں انھوں نے خود بھی اردو میں ترجمہ شروع کیا تھا اور پارہ عم کا ترجمہ ان کا چھپ بھی گیا ھے ۔ اور قیام حیدرآباد کے زمانے میں وہ سید بلگرامی کے انگریزی ترجمۂ قرآن پر نظر ثانی بھی کر رھے تھے ۔ معلوم یہ کرنا ھے کہ اسکے متعلق کبھی انھوں نے حق میں یا خلاف گفتگو بھی فرمائی اور کسی رائے کا اظہار کیا ؟ اگر اس طرح کی کوئی بات یاد ھو تو تفصیل سے لکھئے ۔

آپ کے اپنے متعلق میرے سوالنامے کی 2 قسطیں آپ کے پاس ھیں ۔ اگر اپ ان کے جوابات

P.T.O.